تاجدارِ کونین ﷺ
اللہ کا فضل کبیر



صاحبزادہ سُلطان فیاض الحسن سروری قادری

حضرت سُلطان باھُوؒ ٹرسٹ

تاجدارِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ کا فضلِ کبیر

مصنف

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

حضرت سلطان باھُو ٹرسٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّاؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ
صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم

نام کتاب .... تاجدار کونین ﷺ اللہ کا فضل کبیر

مصنف .... صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

با اہتمام .... عمر حیات قادری

سلسلہ اشاعت 10

ناشر .... حضرت سلطان باہو ٹرسٹ

تعداد 1100

قیمت .... 20 روپے

ملنے کے پتے

• حضرت سلطان باہو ٹرسٹ بی۔ بلاک لالہ زار فیز II ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
• جامعۃ الحراء دربار حضرت سلطان باہو جھنگ
• مکتبہ رضویہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

U.K. 17 Ombersley Road, Balsal Heath, Birmingham B-12, 8UT, UK.
Ph: UK, 07980601374, 0121-4404096 E-mail: monthlyramooz@yahoo.com


الله
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

الاحزاب ۵۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
دُرود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر
اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خُوب سلام بھیجو۔

کتبہ: سید خالد ممتاز رضوی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْم (التین:۴)

ترجمہ: ''بلاشبہ ہم نے انسان کو سب سے بہتر صورت میں پیدا فرمایا۔''

خالق کائنات کی نعمتوں کی ایک جھلک

رب العالمین کی ربوبیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ عالمین کے رب نے اتنا بڑا نظام اتنی بڑی کائنات اپنے بندے اشرف المخلوقات کے لیے پیدا کر ڈالی۔ یہ سورج یہ چاند ستارے یہ ہوا یہ پانی، یہ سمندر، دریا، چشمے، ندی، نالے، یہ پہاڑ اور ان کا حسن یہ زمین اور اس پر اگنے والے غلہ جات پھل پھول، عمارتی کارآمد لکڑی، یہ دودھ کی قدرتی مشینیں لگائیں۔ بھینس، اونٹ، بھیڑ بکریاں، حلال جانوروں کا گوشت، چمڑا، پرندے، خوبصورتی حسن ان کے پر اور ان کے شکار سے حاصل ہونے والا لذیذ گوشت، یہ سفر کی دشواریاں، یہ روشنی، یہ دھوپ، یہ باران رحمت، یہ طرح طرح کے انعامات سب اس خالق ارض و سماء نے اپنے بندے کے لیے بنائے اور پھر اس سب سے اشرف مخلوق کے اندر بے پناہ صلاحیتیں دیں اور اسے حکم دیا کہ اے میرے نائب، میرے خلیفہ۔ میں نے چیزیں بنائی ہیں صنعت کاری کی ہے تم بھی میری عطا کردہ عقل و دانش کو کام میں لا کر محنت کرو، تم اپنے خوبصورت گھر بناؤ، خوبصورت لباس بناؤ، خوبصورت سواریاں کرو، کھانے کی چیزوں کو اپنی صلاحیتوں سے مزید عمدہ بناؤ، تم بیمار ہو تو میری عطا کردہ چیزوں پر علم و حکمت کے جوہر دکھا کر صحت کے اقدام کرو تم کو یہ صفت عطا کی گئی کہ تم علوم و فنون حاصل کرو، قلم پکڑو، کاغذ بناؤ، لکھو اور پڑھاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ (العلق: ۴،۵)

ترجمہ: ''جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔''

قلم کا استعمال انسان کو سکھلایا۔ اور علوم وفنون سے بہرہ ور کیا اور دوات اور قلم کی قسم کھائی فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ (القلمہ: ۱)

دوات، قلم اور ان تحریروں کو گواہ ٹھہرایا۔ یہ عظیم رحمت بندے کو عطا کی گئی اور سب سے عظیم ہے وہ انسان جو اس قلم دوات سے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور سیرت رسول پر قراطیس کو پر کر دے پھر ارشاد ہوتا ہے:

وَسَخَّرَلَکُمْ مَّافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (الجاثیہ: ۱۳)

زمین و آسمان میں عجائبات تلاش کرو اور خزانے باہر نکالو۔ لیکن یہ یاد رکھو یہ ایجادات کرکے یہ عجائبات دکھا کر یہ میری قدرتوں کو ملاحظہ کرکے کہیں اترا نہ جانا کہ سبھی کچھ میں ہی ہوں بلکہ قدرتوں والے کی قدرتیں دیکھ کر اسے حاصل کرنے کی جستجو کرنا اس کی حمد و ثنا کو لازم کیے رکھنا کہیں شیطان تم کو تکبر کے حوالے نہ کر دے فرمایا میرے انعامات تم کو میرا شکر گزار بندہ بنائیں کہیں اپنی ہستی کو سب کچھ نہ سمجھ لینا اور ''میں'' کی نظر نہ ہو جانا۔ یہ عقل و دانش یہ سماعت یہ بصارت، یہ دل و دماغ یہ اعضاء اسی کے عطا کردہ ہیں اور فرمایا یاد رکھو ان نعمتوں کے غلط اور صحیح استعمال پر تمہیں پوچھ ہوگی۔

پھر تمہیں اتنی صلاحیتیں دے کر تمہارا دنیا میں ایک محدود وقت کر دیا ہے تاکہ تم کو اپنی کمزوری اور عجز کا احساس رہے تمہاری پیدائش اور مختلف حالتیں تمہاری کمزوری، بے بسی اور موت تم کو اسی لیے لاحق ہے کہ ایک اعلیٰ و برتر ہستی کا تم ثبوت دیتے رہو۔

الغرض اس تمہید سے مقصد یہ تھا کہ انسان پر اس کے رب کی عطا کردہ نعمتوں کو بیان کیا جائے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندے کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے نعمتوں اور صلاحیتوں سے مالا مال کیا آج سب انسانوں سے افضل وہ انسان ہے جو اللہ

تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور پھر سب سے افضل وہ ہے جو اسی کا ہو رہے۔ اور اس کا جو رہے وہ دونوں جہانوں کی نعمتوں سے متمتع ہو جاتا ہے اور درحقیقت اسے سب کچھ مل جاتا ہے اور یہی غرض اور منشاء ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پیدا کرنے کی۔

شاہکار ربوبیت:

اس مخلوق میں لاتعداد انبیاء، اولیاء، اصفیاء، مومنین اور اللہ تعالیٰ کے عابد و زاہد بندے ہو گزرے ہیں لیکن ان سب میں اعلیٰ و افضل مقام ہمارے نبی پاک محمد ﷺ کی ذات اقدس کا ہے اس پاک وجود کا اٹھنا بیٹھنا اور اوڑھنا بچھونا غرض ہر حالت اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے رہا وہ اللہ کے ہو گئے۔ اور اللہ ان کا ہو گیا **فکان قاب قوسین او ادنی۔**

ترجمہ: ''تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔'' (النجم:۹)

قرب کے اعلیٰ ترین مقام پر آپ ﷺ سرفراز ہوئے یعنی حضور کا معراج انتہائی مقام تک ہوا سب دوریاں اور فاصلے ختم ہو کر رہ گئے آپ ﷺ کے دو مستعمل حقیقی نام محمد ﷺ اور احمد ﷺ اس بارے میں صحیح ترجمانی کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے جس قدر عشق الٰہی کیا راتوں کھڑے رہتے، آنسو بہاتے کہ اے وحدہ لاشریک ان بندوں پر رحم فرما ان کے قلوب کو پاک فرما یہ انسانیت کے درجہ سے گر گئے ہیں یہ ان پتھروں کی پرستش کرتے ہیں اوہام پرست ہیں تو ان کا بازو تھام لے۔ خدا نے اس پاک وجود کی آہ زاری کو قبولیت عطا فرمائی اور ایک وقت آیا کہ عرب کی سرزمین توحید سے گونج اٹھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی اور انعام الٰہی سے اس طرح آپ کو نوازا کہ آپ ﷺ کو ''انا اعطینک الکوثر'' کی بشارت دی کہ اے نبی تیرے اور تیرے متبعین کو یاد الٰہی کی کثرت سے نواز دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جتنی تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ اور آج تک جو آپ ﷺ کی امت نے کیا اور قیامت تک کرتے رہے گے کسی نبی اور اس کی امت کو نصیب نہیں ہوا پانچ وقت کی اذان، پانچ نمازیں رات اور دن، نوافل، قرآن شریف جس کا دوسرا نام ذکر ہے کی تلاوت حفاظ کرام، صوفیاء

کرام، اولیاء کرام کی مجالس میں ذکر الٰہی غرض توحید الٰہی سے ایک عالم بھرا نظر آتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس توحید کا اثر دوسری اقوام اور ملل پر پڑا ہے کہ ان کے اندر بھی شرک اور بت پرستی کا طلسم ٹوٹنے کو ہے۔

حضور ﷺ کا مقام محبوبیت

آنحضرت ﷺ کو آپ ﷺ کی امت کے لوگ حبیب کبریا کے مقدس نام سے پکارتے ہیں اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ ایک آپ ﷺ ہی ایسی ہستی تمام بنی نوع انسان میں گزرے ہیں جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔'' (الاحزاب:۵۶)

خداوند تعالیٰ کی ذات اقدس محفل سجائے رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رسول ﷺ کو اپنی رحمتوں، نوازشوں اور برکات سے نوازتے رہتے ہیں اور ملائکہ بھی آپ ﷺ کے اوصاف جلیلہ میں رطب اللسان رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ﷺ آپ ﷺ کے بلند درجات اور رحمت اور برکات کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سفارش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: ''اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔'' (الاحزاب:۵۶)

کہ اے لوگو جنہوں نے اس رسول کا دامن تھام لیا ہے اس کے مقام اور مرتبہ کو پرکھ لیا ہے تو پھر لازم ہے کہ تم بھی ہمارے ہاں مقبول ہونے کے لیے ان سے عشق کرو۔ اس پر درود و سلام بھیجتے رہا کرو سو آج کروڑہا انسان اپنی پانچ وقت کی نمازوں، نوافل کے علاوہ بھی اپنے رسول ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور یہ درود و سلام مسلمانوں کی بلندی درجات اور مقبول عنداللہ ہونے کا ایک وسیلہ ہے جو مومنین جاری و ساری رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

اے رسول ہم نے جو حکم تم کو جاری کرنے کا حکم دیا ہے جس دین کی نشر و اشاعت کا فریضہ سونپا گیا ہے اس کی ادائیگی فریضہ کے ضمن جو تجھے مخالفت اور ایذا رسانی سے واسطہ پڑتا ہے اس کو میری خاطر صبر سے نبھائے چلا جا۔ یاد رکھو یقیناً تم ہماری نگاہوں میں ہو بس جب اس فریضہ کی ادائیگی کے بعد جو تم کو وقت ملے میری حمد و ثنا کرتے رہو راتوں کو تارے بھرے آسمان تلے میں تجھے دیکھوں اور تجھ پر اپنی رحمتوں کے برسات کرتا رہوں تو مجھے یاد کرتا رہے۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِيْنَ تَقُوْمُ٥وَمِنَ الَّيْلِ (الطور: ٢٩)

کیا ہی خوبصورت اور دلفریب منظر یہ محبت و محبوب کا ہوگا۔ آپ ﷺ کی زندگی خدانما ہو گئی تھی اور یہ جو ہر وقت آپ فکر الٰہی میں خود اور اپنے صحابہ کو مشغول رکھتے اور ہر وقت اللہ کی بات ہوتی تو بعض تو اسے دیوانہ پن سمجھتے کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں غیر بھی آپ کو دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھتے کہ "عشق محمد ربه" کہ آپ ﷺ تو اتنے رب کے دیوانے ہو گئے ہیں اور بعض مخالفین اس کو گمراہی قرار دیتے سو اللہ فرماتے ہیں:

مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى

ترجمہ: ''تمہارے صاحب نہ بھٹکے نہ بے راہ چلے۔'' (النجم:۲)

کہ یہ رسول ﷺ بھٹکا نہیں ہے۔ نہ ہی یہ غلط ہو سکتا ہے اس کے تو ہاتھ پاؤں، دل و دماغ زبان سب کچھ خدا کا ہو گیا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ: ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔'' (النجم:۳،۴)

کہ وہ بے فائدہ، بے مقصد گفتگو نہیں کرتا اور اس کی زبان مبارک پر تو وحی کا اجرا رہتا ہے اور یہ وحی نازل کرنے والی ہستی باری تعالیٰ کی ذات اقدس ہے فرمایا:

عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی

ترجمہ: ''انہیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے۔''

یہ علم اور معرفت کی باتیں جن پر تم حیران ہوئے جاتے ہو۔ اسی شدید القوی ہستی کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں۔

حضورﷺ اللہ کا فضل کبیر

آپﷺ کا نام بارگاہ ایزدی سے فضل رکھا گیا۔ فرمایا فضلاً من اللہ ونعمہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ فضل اور اس کی نعمت ہے اللہ تبارک و تعالیٰ علم و حکمت والے نے بڑے شان سے اسے نازل فرمایا ہے اور ان ظالم طبع خونخوار درندہ صفت انسانوں جن کا کوئی ضابطہ یا قانون نہیں تھا، اس بے یار و مددگار انسانﷺ جس کے تحفظ کا کوئی سامان نہ تھا کو یہ مژدہ سنایا واللہ یعصمک من الناس کہ یہ لوگ تجھے ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ لیکن تو جو ہماری آنکھوں کا تارا ہے تجھے لوگوں سے محفوظ رکھا جائے گا اور ان لوگوں کے جان سے مار دینے کا منصوبہ ناکام ہو جائے گا۔ فرمایا:

کَانَ فَضلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا

تجھ پر تیرے رب کے عظیم الشان فضل کی بارش جاری رہے گی تو ہمارے فضل عظیم کے سایہ تلے پرورش پا کر بڑھتا پھیلتا پھولتا اور سدا بہار رہے گا آپﷺ کو بار بار ''فضل ربانی'' کہا گیا ہے دوسری جگہ ہے:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْراً

ترجمہ: ''اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

(الاحزاب:۴۷)

کہ مومنین کو بشارت ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل کبیر ہے۔

حضورﷺ پر اللہ کے خصوصی انعامات

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تجھے خدا تعالیٰ نے نوازا، مشرف کیا، اپنا بنایا آخر تم عرب کو توحید پر قائم کر کے تمام جزیرۃ العرب پر حکومت کرو گے اور جوں جوں دور گزرتا

جائے گا خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد تیرا ذکر جاری رہے گا اور تیرے درجات بلند تر ہوتے جائیں گے اور آگے کا وقت پہلے سے بہتر ہی ہوتا چلا جائے گا۔ تیرے متبعین ملکوں اور حکومتوں کے مالک ہوں گے فرمایا تم یتیم بچے امی محض تھے کسی سکول یا استاد کے زیر تعلیم نہیں رہے لیکن۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (الم نشرح: ۱)

ترجمہ: ''کیا ہم نے تمہارا سینہ آپ کے لیے کھول نہیں دیا۔''

اور شرک اور بت پرستی کا جو غم تمہیں کھائے جا رہا تھا۔

ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک (الم نشرح: ۲)

ترجمہ: ''یہ بوجھ، یہ غم ہم نے تمہارا اتار پھینکا کہ اس غم نے تمہاری کمر جھکا دی تھی۔''

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

ترجمہ: ''اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔'' (الم نشرح: ۴)

آپ تو میرا ذکر بلند کرنے کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے۔ اور غم سے رگیں کی طرح کھول رہے تھے۔ ہم نے تو اے رسول! تیرا ذکر بلند کر دیا کہ میں میرے فرشتے اور مومنین تیرا ذکر خیر کرتے رہتے اور درود وسلام بھیجتے رہتے ہیں۔ اے رسول! تم بے آسرا اور بے سہارا تھے ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔

اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی (الضحی: ٦)

ترجمہ: ''کیا تم یتیم نہ تھے۔ ہم نے پناہ دی۔ تمہاری ایسی تربیت فرمائی کہ آپ تمام کائنات کے مربی قرار پائے۔''

وَوَجَدَکَ ضَالاً فَهَدٰی (الضحی: ۷)

ترجمہ: ''ہم نے آپ کو اپنی محبت اور عشق میں مستغرق اور وارفتہ پایا تو ہم نے آپ کو راہ عطا فرمای اور آپ کو تمام انسانیت کے لیے رسالت پر مامور فرما کر مخلوق پر سب سے بڑا فضل رحمت اور احسان کر دیا۔''

قال الله تعالی فی القرآن الحکیم والفرقان الحمید
خذالعفو وامر بالعرف (الاعراف:۱۹۹)

ترجمہ: اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاقِ محمودہ خصائل جمیلہ اور اوصافِ حمیدہ کی تحقیق میں نہ صرف مسلم محققین نے ہی اپنی عقلوں کو متحیر کیا بلکہ غیر مسلم اقوام کے دانشور بھی جب اس جستجو میں نکلے تو حضور ﷺ کی دستگاہِ علم کے آگے بے بس ہو گئے اور یہ سچ ہے کہ آج تک آپ کے اوصاف و اخلاق کا احاطہ کوئی بشر نہیں کر سکا' آپ ﷺ کے معارف بھی آپ ﷺ کی عقل کے موافق تھے اور خدا نے آپ ﷺ کو علم ماکان و مایکون اور عجائباتِ قدرت وملکوت اعلیٰ کا علم اس درجہ عطا فرمایا کہ اگر ہم سرورِ کائنات' فخر موجودات ﷺ کے خصائل و خصائص یا اوصاف و اخلاق کے کسی ایک پہلو کا مطالعہ ہی شروع کر دیں تو اس قدر آیاتِ قرآنی حضور ﷺ کی شان میں پائیں گے کہ ورطۂ حیرت میں گم ہو جائیں گے حالانکہ آپ ﷺ نے کہیں سے بھی متداول طریقہ پر کبھی کوئی تعلیم حاصل نہ کی' نہ ہی گذشتہ کتب کا مطالعہ کیا اور نہ ہی آپ علماء کی مجالس میں کبھی بیٹھے کہ ان سے اکتسابِ فیض کرتے بلکہ آپ کے اوصاف و اخلاق کی تربیت خود خدائے رحیم نے اس طور فرما دی کہ آپ سے پیشتر انبیائے کرام علیہم السلام کے تمام اوصاف و اخلاق آپ کی ذاتِ واحد میں جمع ہو کر رہ گئے۔

کیا شان ہے جناب رسالت مآب کی
نظریں جھکی ہوئی ہیں مہ و آفتاب کی
بخشا کلام پاک سے رنگ حیات نو
تعلیم کہہ رہی ہے مقدس کتاب کی
قرآن پاک اس کی صداقت پہ ہے گواہ
تھی کن بلندیوں پہ رسائی جناب کی

قرآن کریم کی یہ آیہ مبارکہ جب حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے جبریل امین علیہ السلام سے اس کے معانی دریافت فرمائے تو جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا مطلب تو میں بارگاہِ رب العزت سے ہی دریافت کر کے بیان کرسکتا ہوں، چنانچہ جبرئیل بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر واپس آئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ! خدا تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اس سے ملیں جو آپ کو چھوڑتا ہے، اس کو عطا فرمائیں جو آپ کو محروم رکھتا ہے اور اس کو معاف فرمائیں جو آپ پر ظلم کرتا ہے اور یہ ارشاد فرمایا:

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ (لقمان:۱۷)

ترجمہ: اور جو افتاد تم پر پڑے اس پر صبر کرو اور مزید فرماتا ہے:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرُوْ اولوالعزم مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف:۳۵)

ترجمہ: ''تو تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔''

اور فرمایا:

وَلْیَعْفُوْ اوَلْیَصْفَحُوْا (النور:۲۲)

ترجمہ: اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔

اور اسی طرح ارشاد ہوتا ہے:

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

(الشوریٰ:۴۳)

ترجمہ: اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔

آیئے اب ہم ان آیات کریمہ کی شانِ لفظی پر مجمل سی گفتگو کرلیں تا کہ مطالب آسان و عام فہم ہو جائیں ''حلم'' ایک ایسی حالت کا نام ہے جو اسبابِ محرکہ یعنی برانگیختہ کرنے والے اسباب کی موجودگی میں ثابت و برقرار رہے ''تحمل'' یعنی بردباری ایسی حالت کا نام ہے' جو مصائب و آلام کے وقت اپنی جان کو روک لے اور ان کو برداشت کرے اور اسی کے ہم معنی و مطالب ''صبر'' ہے اور ''عفو'' اس حالت کو کہتے ہیں جو (بدلہ لینے کے وقت) بدلہ کو ترک کر دے یعنی معاف کر دے۔

اور یہی وہ اوصاف ہیں جن سے ذاتِ خدا نے ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کو متصف کیا اس میں فضاء نہیں کہ آپ کا حلم وتحمل بکثرت منقول ہے' ہر حلیم میں عام طور پر کوئی غلطی اور کوئی بے فائدہ بات معلوم ہو جاتی ہے لیکن ہمارے نبی مکرم ﷺ کے حلم و بردباری کا عالم دیکھئے کہ تمام تر کثرتِ ایذاء کے باوجود آپ ﷺ کے صبر وحلم میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کہ جنہوں نے حضور ﷺ کے خلق کو عین قرآن بیان فرمایا' فرماتی ہیں کہ جب کبھی حضور ﷺ کو دو باتوں میں کسی ایک بات پر اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ان میں سے آسان کو پسند فرماتے جب تک گناہ

نہ ہو۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو اس سے دیگر لوگوں کی نسبت دور رہتے، آپ ﷺ اپنے لیے کبھی انتقام نہ لیتے مگر جب کوئی حدود الٰہی کی بے حرمتی کرتا تو آپ ﷺ اللہ کی حدود کے لیے بدلہ لیتے۔

ہم آپ کے حلم و بردباری اور عفو کو اعلیٰ ترین درجہ پر جنگ احد کے واقعہ میں بھی دیکھتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کے سامنے والے دندانِ مبارک شہید ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور لہولہان ہو گیا۔ صحابہ کرام پر یہ بات سخت گراں گزری، سب نے عرض کیا حضور ﷺ ان کے لیے بددعا فرمائیں تو عفو و درگزر کے پیکر مجسم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: ''میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا، خدا تعالیٰ نے مجھے دعا دینے والا اور رحمت کرنے والا بھیجا ہے اور پھر آپ نے دعا فرمائی اے خدا! میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ مجھ کو نہیں جانتے۔''

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کلام میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر یوں بددعا کی۔

ترجمہ: ''اے میرے رب کافروں میں سے زمین پر کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔''

اگر آپ بھی اس طرح ہم پر بددعا فرماتے تو ہم آخر تک ہلاک ہو جاتے کیونکہ آپ کی کمر دوہری کی گئی اور آپ ﷺ کا چہرۂ انور زخمی کیا گیا اور آپ کے اگلے چاروں دانت شہید کیے گئے باوجود اس کے آپ نے حکم خیر کے سوا بددعا سے انکار ہی فرمایا اور ارشاد فرمایا تو بس یہ کہ:

ترجمہ: ''اے خدا! میری قوم کو معاف فرما دے' یہ نا سمجھ ہیں۔''

اس ارشاد پر اگر غور کیا جائے تو اس میں کس قدر فضیلت' درجاتِ احسان' حسن خلق' کرم نفس غایت صبر اور حلم بکثرت پایا جاتا ہے' مقامِ غور ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ان سے سکوت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ معاف فرمایا پھر شفقت و محبت فرماتے ہوئے ان کے لیے دعا اور سفارش بھی فرمائی:

''اے خدا! ان کو بخش دے' ان کو ہدایت دے'' پھر اس شفقت و رحمت کا سبب بھی بیان فرما دیا کہ ''یہ میری قوم ہے'' پھر ان پر ان کی اس زیادتی کا عذر بھی پیش فرما دیا کہ ''یہ نا سمجھ ہیں۔''

اسی طرح جب ایک شخص نے حضور ﷺ سے کہا کہ انصاف فرمائیے یہ تقسیم خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے محض اس کی جہالت و نافہمی پر اسے خبردار کیا اس کو نصیحت کی اور فرمایا ''تجھ پر افسوس ہے اگر میں انصاف نہ کروں گا تو اور کون کرے گا' اگر میں نے ہی انصاف نہ کیا تو میں ناکام و ناقص رہوں گا اور جن صحابہ نے اس شخص کے گستاخانہ رویہ کی بناء پر اس کے قتل کا قصد کیا تھا حضور ﷺ نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔

پھر اسی طرح جب کہ نبی اکرم ﷺ تنہا ایک درخت کے سایہ تلے آرام فرما رہے تھے غوث بن حارث نے حضور ﷺ کو بے خبری میں قتل کرنے کا قصد کیا اور آپ ﷺ جب بیدار ہوئے تو وہ تلوار سونتے آپ کے سر پر کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ ''اب کون تم کو میری تلوار سے بچائے گا۔'' حضور ﷺ نے فرمایا ''اللہ'' تب اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی پھر نبی کریم ﷺ نے تلوار پکڑ کر فرمایا ''بتا اب تجھ کو میرے وار سے کون روکے گا تو اس نے کہا آپ اچھے پکڑنے والے ہیں' پس آپ

ﷺ نے چھوڑ دیا اور اس کو معاف کر دیا۔ پھر وہ اپنی قوم میں آیا اور کہا میں تمہارے پاس ایسے شخص سے مل کر آیا ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

میں جس کے واسطے پتھر بنا رہا اب تک

بدل دیا ہے مزاج اس کے آنسوؤں نے میرا

اسی طرح آپ ﷺ کی انتہا درجہ کی مہربانیوں اور عفو و درگزر کے واقعات میں سے اس یہودی عورت کا قصہ ہے جس نے آپ ﷺ کو بکری کے گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا، صحیح روایت میں ہے کہ اس نے اس کا اعتراف بھی کر لیا تھا۔

آپ نے بعید بن اعصم پر جب کہ اس نے آپ ﷺ پر جادو کیا تھا اور آپ کو وحی کے ذریعے حالات کا علم ہو گیا تھا۔ آپ نے نہ ہی اس کا مواخذہ کیا اور نہ ہی اس پر غصہ فرمایا چہ جائیکہ اسے سزا دیتے۔

ایسے ہی عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقین پر باوجودیکہ ان کے قول و عمل سے بڑی زیادتیاں پہنچیں آپ نے مواخذہ نہیں فرمایا حتیٰ کہ بعض نے ان کے قتل کا اشارہ بھی کیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ نے اس کو بھی سختی سے ایسا اقدام کرنے سے منع فرما دیا اور فرمایا "ایسا نہ ہو کہ لوگ یہ کہیں کہ محمد ﷺ تو اپنے اصحاب ہی کو قتل کرنے لگے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا آپ ﷺ پر ایک گاڑھے کی چادر حاشیہ دار تھی، اس کو ایک اعرابی نے شدت و سختی سے کھینچا یہاں تک کہ چادر کے حاشیہ کا اثر آپ ﷺ کی گردن مبارک پر نمودار ہو گیا پھر اس نے کہا اے محمد ﷺ میرے ان دونوں اونٹوں پر وہ مال جس کو خدا نے تمہیں دیا ہے لاد دو، کیونکہ تم مجھے نہ اپنے مال اور نہ اپنے باپ کے مال سے دیتے

ہو' اس پر نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ ﷺ نے فقط اتنا فرمایا کہ مال تو اللہ ہی کا ہے' میں تو اس کا بندہ ہوں پھر فرمایا ''اے اعرابی! تم سے اس کا بدلہ لیا جائے گا جو تم نے میرے ساتھ سلوک کیا ہے' اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے پوچھا کس سبب سے' اعرابی نے کہا اس لیے کہ بدلہ لینا آپ ﷺ کی عادت کریمہ میں ہے ہی نہیں۔ حضور ﷺ اس پر مسکرا دیئے پھر حکم دیا کہ اس کے ایک اونٹ کو جو سے اور دوسرے کو کھجور سے بھر دو۔

لفظ پھر لفظ ہیں جذبوں کو سمیٹیں کیونکر

میں کیسے کر پاؤں اظہار عقیدت تجھ سے

ایک شخص گھسیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور اس کے بارے اطلاع دی گئی کہ یہ آپ ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تو مت ڈر' تو مت ڈر' اگر تیرا یہ ارادہ ہے تو تو ہرگز اس پر قادر نہ ہو گا اور اسے معاف فرما دیا۔ اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں زید بن سعنہ اسلام لانے سے قبل آیا اور اپنے قرض کا تقاضہ کیا اور آپ ﷺ کے کپڑے کو آپ کے کندھوں سے کھینچ لیا اور کپڑے کو اکٹھا کر کے پکڑ لیا اور سختی کے ساتھ کلام کیا پھر کہا کہ اے عبدالمطلب کے فرزند! تم دیر کرنے والے خلافِ وعدہ ہو' حضرت عمرؓ نے اس کو جھڑکا اور سختی سے جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے متبسم لہجے میں فرمایا اے عمر! ہم اس سے سوا اور بات کے خواہش مند تھے یعنی کہ تم اسے جھڑکنے کی بجائے مجھے اچھی طرح ادا کرنے کو کہتے اور اسے اچھی طرح تقاضہ کرنے کی نصیحت کرتے...... پھر فرمایا اس کی مدت میں ابھی ایک تہائی وقت باقی ہے اور حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ اس کا مال ادا کر دو اور اس کو بیس صاع مزید دے دو کیونکہ تم نے اس

کو خوفزدہ کیا ہے۔ پس یہی سبب زید بن سعنہ کے اسلام لانے کا بنا...... کیونکہ وہ کہتا تھا کہ میں نے حضورﷺ کے چہرہ انور سے تمام علاماتِ نبوت معلوم کر لی تھیں صرف دو باتیں تھیں کہ میں نے ان کا امتحان نہ کیا تھا وہ یہ کہ آپ کا حلم آپ کے جہل (امی) پر بڑھ جائے گا اور آپ کی (ظاہری) شدت لاعلمی آپ کے حلم ہی کو اور زیادہ کرے گی۔ سو میں نے اس کو بھی آزما لیا اور ویسا ہی پایا جیسا کہ کتب سماویہ سابقہ میں آپ کی تعریف لکھی تھی......

جیسا کہ اس سے قبل بھی عرض کیا جاچکا ہے کہ آپ کے حلم و بردباری اور صبر وعفو کے واقعات اس کثرت سے ہیں کہ انہیں ایک ہی نشست میں بیان کر دینا ممکن نہیں یہاں جن واقعات کا ذکر کیا گیا ہے وہ معتبر تصنیفات سے ہیں جو تواتر و یقین کی حد تک ہیں۔

آپﷺ کو قریش کی ایذاؤں اور جاہلوں کی تکالیف اور مصیبتوں کا ہر وقت سامنا رہتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپﷺ کو ان پر مظفر و فتحیاب فرمایا...... اور انہیں حاکم کر دیا۔ حالانکہ وہ اپنی جماعت کے استیصال اور اپنے گروہ کی ہلاکت میں شک نہیں کرتے تھے لیکن آپ نے سوائے معافی و درگزر کے کچھ نہ کیا اور فرمایا تم کیا گمان کرتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا۔ انہوں نے کہا آپ سے بھلائی کی امید ہے کیونکہ آپ سخی بھائی کے فرزند ہیں آپ نے فرمایا میں آج وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا ''لاتثریب علیکم'' تم پر کچھ ملامت نہیں' جاؤ تم سب آزاد ہو۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ مقام تنعیم میں صبح کی نماز کے وقت اسی مرد اترے تاکہ وہ رسول اللہﷺ سے مقابلہ کریں' پس وہ سب گرفتار کر لیے گئے

رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو آزاد کر دیا...... اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔
''وھو الذی کف ایدیھم عنکم'' ''اور وہی ہے جس نے ہاتھ تم سے روک دیئے...... اور وہی ابوسفیان جس نے مختلف قبائل کو اکٹھا کر کے آپ پر چڑھائی کی تھی اور پھر حضور ﷺ کے چچا اور صحابہ کرام کو شہید کر کے ان کا مثلہ کیا تھا آپ نے ان کو بھی معاف فرما دیا اور نرمی سے کلام کیا...... اور یہ فرمایا:
''اے ابوسفیان! افسوس کیا ابھی تم پر وہ وقت نہیں آیا کہ تم کہو ''لا الہ الا اللہ'' جس پر ابوسفیان نے کہا ''میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ کتنے حلیم ہیں اور کیسے ملانے والے ہیں اور کس قدر کریم ہیں؟

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی!
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوئی ہوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے
سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا!
حقیقت کا گر اُن کو اک اک بتایا!
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے اک پردہ اٹھا کر

تعارف

پس منظر / اغراض و مقاصد / پروگرام

حضرت سُلطان بَاھُو ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم
الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصرط المستقیم
صرط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابرھیم وعلی آل
ابرھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابرھیم وعلی آل ابرھیم انک حمید مجید

حضرت سلطان باھو ٹرسٹ

تعارف:

برصغیر کی عظیم روحانی شخصیت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے منسوب اس بین الاقوامی ادارے کی بنیاد آج سے بیس سال قبل آپ ہی کے عظیم روحانی خانوادے کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن قادری و حضرت صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری نے رکھی رفتہ رفتہ دین کا درد رکھنے والے مخلصین دنیا بھر سے اس میں شامل ہوتے گئے اور اب بحمد اللہ یہ ادارہ ایک عالمگیر مشن اور تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے کئی اہل اور باصلاحیت افراد نے اس کے مشن کی تکمیل کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے ٹرسٹ کے ان بانی قائدین کی بے لوث اور مخلصانہ قیادت میں شبانہ روز اس کثیر المقاصد ادارے کے متنوع منصوبہ جات کے لیے دامے، درمے، قدمے، سخنے کوشاں ہیں ٹرسٹ کی ہمہ پہلو خدمات کا دائرہ ملک سے باہر خلیج یورپ اور امریکہ تک پھیلا ہوا ہے ٹرسٹ کا بنیادی مقصد خدمت دین اور خدمت انسانیت ہے اور ٹرسٹ کے مختلف دعوتی و تبلیغی، تعلیمی و تحقیقی اور رفاہی و فلاحی منصوبہ جات کا محصور یہی بنیادی مقصد ہے ٹرسٹ کا مطمع نظر للّٰہیت اور خالصیت ہے۔

اغراض و مقاصد/ پروگرام:

۱- انفاق، ایثار اور احسان کے قرآنی تصورات کی عملاً ترویج تا کہ صحیح معنوں میں رفاہی اور فلاحی اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آسکے۔

۲- سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و تعلیمات کی اشاعت و ترویج کا مؤثر اہتمام جس کے ذریعے حقیقی تصوف کے علمی و عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا جاسکے۔

۳- علوم شریعہ اور علوم عصریہ کا حسین امتزاج تا کہ ایسے رجال کار میسر آسکیں جو عصری تقاضوں کی روشنی میں دین و ملت کی ہمہ پہلو خدمت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

۴- ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا مؤثر اہتمام۔

۵- دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے شعبہ سماجی بہبود کا قیام تا کہ قومی و ملی ترجیحات کے مطابق رفاہی و فلاحی سرگرمیوں کا آغاز کیا جاسکے۔

۶- مستحق اور نادار مریضوں کو مفت طبی سہولتوں کی فراہمی کا اہتمام۔

پروگرام: (الف)

۱- دینی اور عصری علوم کی ایک ساتھ تعلیم کے لیے معیاری جامعات کا قیام۔

۲- قرآن حکیم کی تعلیم (حفظ و ناظرہ) کے لیے مدارس کا قیام۔

۳- بچوں اور بچیوں کے لیے پرائمری اور سیکنڈری سطح کے سکولز کا قیام۔

۴- حضرت سلطان باھو یونیورسٹی کا قیام۔ (الحمدللہ تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے)

۵- نوجوانوں کے لیے جنرل کالجز، کامرس کالجز، کمپیوٹر کالجز، اوپن کالجز، اور لاء کالجز وغیرہ کا قیام۔

۶- دین فہمی کے لیے شارٹ ٹرم کورسز کا اجراء۔

۷- طلباء کی معاونت کے لیے ایوننگ کوچنگ سنٹرز کا قیام۔

(ب)

۱- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ و دیگر صوفیائے کرام کے قلمی مسودات کی دریافت و تحقیق اور تدوین واشاعت۔

۲- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخوں کے معیاری اور مستند تراجم اور شروحات کی تدوین واشاعت۔

۳- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار ونظریات اور تعلیمات تصوف پر جدید طرز تحقیق کے مطابق معیاری کتب ورسائل کی اشاعت۔

۴- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی مستند سوانح حیات کی اشاعت۔

۵- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و تعلیمات کے حوالے سے علمی و تحقیقی کام کرنے والے مصنفین کی حوصلہ افزائی اور ان کی نگارشات کی اشاعت۔

۶- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ و دیگر صوفیائے کرام کی قلمی و طبع شدہ کتب اور ان کے افکار و تعلیمات سے متعلق جملہ کتب پر مشتمل لائبریری کا قیام۔

۷- سالانہ قومی و بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد۔

الحمدللہ اس وقت بھی حضرت سلطان باھو ٹرسٹ کے زیر اہتمام جو ادارے دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منصوبہ جات:

حضور ختمی مرتبت ﷺ کی خصوصی توجہات اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوضات وتصرفات سے پاکستان میں ٹرسٹ کے زیر انتظام درج ذیل تعلیمی ورفاہی منصوبہ جات کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

۱-جامعۃ الحراء دربار حضرت سلطان باہو جھنگ
۲-حرا اکیڈمی دربار حضرت سلطان باہو جھنگ
۳-ہولی کالج اینڈ سائنس اکیڈمی لاہور
۴-ہولی آئیڈیل سکول رجانہ ضلع صوبہ ٹیک سنگھ
۵-الحراء کمیونٹی گرلز کالج میرپور آزاد کشمیر
۶-الحراء ماڈل سکول پنیالہ/ ڈیرہ اسماعیل خان
۷-الحراء کمیونٹی کالج کوئٹہ
۸-جامعہ فاطمیہ ضیاء البنات تتر ال ضلع چکوال

علاوہ ازیں بیرون پاکستان درج ذیل منصوبہ جات کے ذریعے ٹرسٹ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

۱-جامعہ اسلامیہ برمنگھم
۲-الحراء کمیونٹی کالج برمنگھم
۳-جامعہ اسلامیہ بریڈفورڈ
۴-جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم
۵-الحراء ایجوکیشنل سنٹر لندن
۶-الحراء ایجوکیشنل سنٹر نیلسن
۷-الحراء ایجوکیشنل سنٹر سلو
۸-مدرسہ اسلامیہ نوٹنگھم
۹-اسلامک ہیلپ برطانیہ
۱۰-دارالذکر بلیک برن

ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کی مختلف صورتیں

ان منصوبہ جات کی تکمیل کا انحصار دردمند اور مخیر حضرات کے تعاون پر ہے جملہ اہل اسلام مندرجہ ذیل طریق پر ٹرسٹ کے متذکرہ رواں منصوبہ جات اور توسیعی وتعمیراتی منصوبوں کی تکمیل میں ٹرسٹ کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں ان کا یہ تعاون دنیا و آخرت میں موجب خیر و برکت ہوگا۔

۱- رکنیت

آپ ٹرسٹ کی رکنیت اختیار کر کے ٹرسٹ کی معاونت کر سکتے ہیں جس کے لیے آپ کو ماہانہ ایک سو روپیہ یا سالانہ ایک ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔

۲- تاحیات رکنیت

ٹرسٹ کی تاحیات رکنیت معاونت کی ایک موثر شکل ہے جس کے لیے آپ کو مبلغ -/25000 روپے یکمشت ادا کرنے ہوں گے۔

۳- قربانی کی کھالیں، عطیات، زکوٰۃ، صدقات

آپ قربانی کی کھالیں، عطیات، زکوٰۃ صدقات کی مد میں ٹرسٹ کو رقوم بھجوا سکتے ہیں۔

٤- تعمیراتی سامان

آپ تعمیراتی سامان مثلاً اینٹ، سیمنٹ، سریا وغیرہ یا فرنیچر اور دیگر ضروری ساز و سامان بھی ٹرسٹ کو بطور عطیہ پیش کر سکتے ہیں۔

۵- سپانسر شپ سکیم

ٹرسٹ کے تعلیمی اداروں میں غریب ویتیم بچے کو سپانسر کرنا چاہیں تو حفظ قرآن اور سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کا ماہانہ خرچ 1000 روپے ہے جبکہ عالم دین بننے والے اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کا ماہانہ خرچ 2000 روپے ہے۔

٦- رضاکارانہ خدمات

علاوہ ازیں آپ اپنا قیمتی وقت اور خداداد صلاحیتیں ٹرسٹ کے مختلف منصوبہ جات کے لیے بروئے کار لا کر اس عظیم مشن کے معاونین میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اپیل:-

جملہ اہل اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ٹرسٹ کی دل کھول کر معاونت کریں آپ کی دی ہوئی پائی پائی امانت اور دیانت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق خرچ کی جائے گی۔ تعاون کے لیے اپنی رقوم ٹرسٹ کے درج ذیل اکاؤنٹ میں بھجوائیں۔

اکاؤنٹ نمبر 8-421 مسلم کمرشل بینک۔ رائے ونڈ روڈ، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

اکاؤنٹ نمبر یو۔کے

Hazrat Sultan Bahu Trust(UK)
Royal Bank of Scotland
Account No. 11516926
PLC 79/83 Colmore Row,
Birmingham B3 2AP

اکاؤنٹ نمبر پاکستان

Hazrat Sultan Bahu Trust (PAK)
Account No. 421-8
Muslim Commercial Bank
Multan Road, Thokar Niaz Baig
Lahore Pakistan

رابطہ اور معلومات کے لیے

Hazrat Sultan Bahu Trust (UK)
17- Ombersley Road
Balsall Heath Birmingham
B-12, 8UT, (UK)
ph: 0121-4404096

Hazrat Sultan Bahu Trust (PAK)
14 Km Multan Road
Thokhar Niaz Baig
Lahore Pakistan
ph: 0092-42-7513481

سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدۂ نعمانیہ کے پہلے پانچ اشعار

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا | اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ
اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپ کی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا اُمیدوار

وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ | قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ
اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپکے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وَبِحَقِّ جَاہِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ | وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَہْوَاکَ
آپکی عزت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ | کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ
آپ وُہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کُل کائنات ہی نہ ہوتی

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُّوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی | وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَہَاکَ
آپ وُہ ہیں کہ آپ کے نُور سے چاند نے نُور حاصل کیا اور سُورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

قرآنِ حکیم

اور

حضور ﷺ کا مقامِ نبوّت

مصنف

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

حضرت سلطان باھُو ٹرسٹ

اسرارُالحروف (فقر)

سُلطانُ الفقر، سُلطانُ العارفین، بُرہان الواصلین

حضرت سُلطان باھُو رحمۃُاللہ علیہ

مرتب وشارح

پروفیسر سیّد احمد سعیدؒ ہمدانی

حضرت سُلطان باھُو ٹرسٹ

فضائلِ موئے مبارک ﷺ

مصنف

مولانا الیاس اختر مصباحی (انڈیا)

حضرت سلطان باھو ٹرسٹ